19 جولائی 2014ء

اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ تبدیل نہ کرنے کا فیصلہ

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے اور 10 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اعلان بینک دولت پاکستان کے گورنر جناب اشرف محمود وتھرا نے اسٹیٹ بینک کے ہیڈ آفس کراچی میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اگلے دو ماہ کے لیے زری پالیسی بیان جاری کرتے ہوئے کیا۔ یہ فیصلہ آج کراچی میں ان کی صدارت میں ہونے والے اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس کے دوران کیا گیا۔ اس مرتبہ سے بورڈ نے اپنے زری پالیسی اجلاس کی روداد کا خلاصہ چار ہفتوں میں شائع کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

جناب وتھرا کے مطابق مالی سال 15ء کے آغاز پر معاشی حالات یقیناً ایک سال پہلے سے بہتر ہیں لیکن معیشت کا تفصیلی جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشکلات اور کمزوریاں برقرار ہیں۔ ان مثبت تبدیلیوں کو آگے بڑھانے اور طویل تر استحکام حاصل کرنے کے لیے محتاط پالیسیوں اور اصلاحات کا تسلسل درکار رہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک کا کہنا تھا کہ اسٹیٹ بینک زری پالیسی موقف کے ساتھ بین البینک بازار میں سیالیت (liquidity) کی نپی تلی کارروائیاں کر کے منڈی کے احساسات کو مؤثر طور پر سنبھال رہا ہے۔ اس عمل نے بازار مبادلہ میں استحکام لانے اور زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے۔ اس سے بینکوں کی سرمایہ کاری ٹی بلز سے پی آئی بیز کی طرف منتقل کرنے میں مدد ملی ہے جس سے حکومت کا ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت (maturity profile) بہتر ہوگیا ہے۔

جناب وتھرا نے حاضرین کو بتایا کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے خاصے ادخالات (injections) کے باوجود بازار میں سیالیت کی طلب کافی زیادہ رہی۔ نتیجے کے طور پر قلیل مدتی شرح سود بلند رہی اور روپے کی سیالیت مزید مہنگی ہوگئی۔ اس طرح شرح مبادلہ پر دباؤ کم ہوا کیونکہ اس سے زرِمبادلہ کی سٹے بازانہ تحویل (speculative holdings) کی حوصلہ شکنی ہوئی اور بینکوں کے زیر تحویل بیرونی کرنسی کی امانتوں (deposits) کے ذریعے تجارتی مالکاری زیادہ پُرکشش ہوگئی۔

انہوں نے کہا کہ بینکاری نظام سے حکومتی قرضوں میں نمایاں کمی گرانی کی پست توقعات پیدا کرنے میں کردار ادا کر رہی ہے اور اس نے نجی شعبے کے لیے بینکاری نظام سے قرضے لینے کی گنجائش بھی پیدا کر دی ہے۔ تاہم توانائی کی مسلسل قلت اور امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال قرضے کی طلب کو درپیش بعض خطرات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک کا کہنا تھا کہ بینکاری نظام بشمول اسٹیٹ بینک سے پست حکومتی قرض گیری (borrowings) کی پائیداری مالیاتی خسارے میں مزید کمی اور بیرونی مالکاری کے تسلسل سے مشروط ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کو م س 15ء کی مالیاتی پوزیشن یعنی محصولاتی پہلو (revenue side) کو احتیاط سے دیکھنا ہوگا۔

جناب وتھرا نے حاضرین کو بتایا کہ م س 2014ء کے دوران ملکی قرضے کی نمو کم ہو کر 14.5 فیصد رہ گئی جو پچھلے تین برسوں کے دوران لگ بھگ 27 فیصد اوسط نمو سے خاصی کم ہے۔ یہ ملک کے بارے میں خطرے کے تاثر (risk perception) کے نقطہ نظر سے اچھا شگون ہے اور معیشت میں سرمایہ کاری لانے میں مدد دے سکتا ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے حاضرین کو یاد دلایا کہ فروری 2014ء سے بیرونی قرضے میں خاصے اضافے نے توازن ادائیگی (balance of payments) کی کیفیت کو سہارا اور قلیل مدتی استحکام فراہم کیا ہے۔ یہ بیرونی رقوم جولائی تا مئی م س 14ء کے دوران سرمایہ جاتی اور مالی کھاتے (capital and financial account) میں 6.1 ارب ڈالر کے فاضل کا باعث بنی ہیں جس سے نہ صرف 2.6 ارب ڈالر کا جاری کھاتے کا خسارہ بآسانی پورا ہوگیا بلکہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہوا۔ 4 جولائی تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 9.6 ارب ڈالر ہوگئے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے سے بازار مبادلہ کے احساسات میں تبدیلی آئی اور شرح مبادلہ مستحکم ہوگئی۔ موڈیز کی انویسٹرز سروس نے پاکستان کے بیرونی کرنسی حکومتی بانڈ کے امکانات میں تبدیلی کی اور اس کی درجہ بندی 'منفی' سے 'مستحکم' کردی۔

گورنر اسٹیٹ بینک کے مطابق مثبت احساسات کی تحریک کے ہمراہ آئی ایم ایف پروگرام کے تسلسل اور حکومت کے نجکاری منصوبے سے متوقع طور پر م س 15ء میں بیرونی پوزیشن کو مزید تقویت ملے گی۔ تاہم وسط مدت میں اس رجحان کو جاری رکھنے کے لیے، خصوصاً آئی ایم ایف پروگرام کے بعد کے برسوں میں، اضافی کاوش اور اصلاحات درکار ہوں گی۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ امن وامان کے دشوار حالات اور توانائی کی قلت کے باوجود م س 14ء میں حقیقی جی ڈی پی 4.1 فیصد بڑھ گئی۔ تاہم بطور فیصد جی ڈی پی سرمایہ کاری اخراجات کم ہوئے ہیں جس سے معیشت کی مستقبل کی پیداواری استعداد میں خرابی کی نشاندہی ہوتی ہے۔

جناب وتھرا نے حاضرین کو بتایا کہ م س 14ء میں اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) 8.6 فیصد تھی یعنی مسلسل دوسرے سال یک ہندسی رہی۔ م س 15ء کے لیے اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ اوسط گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 7.5 سے 8.5 فیصد کے درمیان رہے گی۔ تاہم تیل کی بین الاقوامی قیمت کا غیر یقینی ہونا اور نرخوں کے غیر متوقع دھچکے گرانی کے امکانات کو درپیش خطرات ہیں۔

(زری پالیسی بیان کا مکمل متن اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ www.sbp.org.pk پر دستیاب ہے۔)

☆☆☆